بسم اللہ الرحمن الرحیم

الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ، وَالصَّلاَۃُ وَالسَّلاَمُ عَلَی خَاتَمِ الأَنْبِیَاءِوَالْمُرْسَلِیْنَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَی آلِہِ وَصَحْبِہِ أَجْمَعِین ، أَمَّابَعْدُ:

پوائنٹ نمبر-20: حدیث کا ردّ کر دینا اگر عقل کی رسائی اس تک نہ ہو اور اس پر اعتراض کرنا منہج سلف میں سے نہیں ہے۔

"لیس من منهج السلف" لفضیلۃ الشیخ محمد بن عمر بازمول حفظہ اللہ کے اس پیارے رسالے کی شرح کا درس جاری ہے آج کی نشست میں پوائنٹ نمبر 20 پر بات کرتے ہیں شیخ صاحب فرماتے ہیں:

"ليس من منهج السلف ردّ الحديث إذا لم تبلغه العقول والاعتراض عليه"

(حدیث کا ردّ کر دینا اگر عقل کی رسائی اُس تک نہ ہو اور اُس پر اعتراض کرنا منہج سلف میں سے نہیں ہے)

"بل منهجهم الاتباع والتسليم،لآمنا به كل من عند ربنا"

(بلکہ اُن کا منہج یعنی سلف کا منہج تو یہ ہے اتباع والتسلیم کہ ﴿اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا﴾ (سورۃ آل عمران آیت نمبر 7 کا یہ حصہ ہے جس کا ترجمہ ہے کہ اے ہمارے ربّ! ہم اُس پر ایمان لاتے ہیں کہ یہ سب ہمارے ربّ کی طرف سے ہے)

محکم اور متشابہ آیات جن کا ذکر قرآن مجید میں ہوا ہے، اہل ایمان ﴿الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ﴾ علماء کا یہ ہمیشہ طریقہ رہا ہے اور سلف کا بھی یہی طریقہ ہے کیونکہ امت میں علماء کے وہ سردار ہیں اور اللہ تعالیٰ کے اولیاؤں کے وہ سردار ہیں کہ اُن کا یہ کہنا ہوتا ہے: ﴿اٰمَنَّا بِهٖ﴾ (کہ جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے ہمارا اُس پر ایمان ہے)۔ کیوں؟ ﴿كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا﴾ (کیونکہ سب اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے)۔

آیت محکم آیت متشابہ ہے اور وحی کیونکہ قرآن بھی ہے اور حدیث بھی ہے ہمارا جو موضوع ہے جو شیخ صاحب نے اس آیت کریمہ کو بطور دلیل پیش کیا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ سے ہمیں ملا ہے سلف کیا کہتے تھے اور ہم کیا کہتے ہیں: ﴿اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا﴾۔

یہ آج کا موضوع ہے کہ حدیث جب ثابت ہو جائے تو اُسے ردّ نہیں کیا جاتا اُس پر اعتراض نہیں کیا جاتا محض اس لیے کہ عقل نہیں مانتی، دو راستے ہیں:

(۱) ایک ہے اعتراض کا راستہ۔

(۲) ایک ہے اتباع والتسلیم کا راستہ۔

ایک راستہ ہے ایک منہج ہے سلف کا اہل سنت والجماعت کا، دوسرا ہے اُن کی ضد اُن کے مخالفین اُن کے دشمنوں کا اہل بدعت کا راستہ اور دونوں برابر نہیں ہیں اور نہ کبھی دونوں مل سکتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے حدیث کے تعلق سے چند اہم باتیں کرتے ہیں:

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝﴾ (النجم:3-4)

(اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام اپنی طرف سے کچھ بات نہیں کرتے جو کچھ فرماتے ہیں وہ وحی الٰہی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی ہوتی ہے)

دوسری آیت میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ﴾ (کسی مومن مرد اور مومن عورت کے لیے یہ بات درست نہ تھی)

﴿اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا﴾ (جب اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی حکم دیں کوئی فیصلہ کریں)

﴿اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ﴾ (کہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام کے حکم کے ساتھ یا حکم کے بعد اُن کا کوئی اپنا اختیار ہو) (الاحزاب:36)

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ﴾ (النساء:80)

(جو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام کی فرمانبرداری کرتا ہے اطاعت کرتا ہے تو حقیقتاً اُس نے اللہ تعالیٰ ہی کی اطاعت کی ہے)

سورۃ الاحزاب آیت نمبر 21 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (الاحزاب:21)

(یقیناً تمہارے لیے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہترین نمونہ ہیں)

کس کے لیے؟ ﴿لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ﴾ (ہر اُس شخص کے لیے جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر امید رکھتا ہے)۔

اور کیسے ممکن ہو گا یہ مرتبہ پانا؟ ﴿وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ۝﴾ (اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرتا رہا)۔

اور حدیث میں معروف حدیث ہے ابو داود اور ترمذی نے روایت کیا ہے عرباض بن ساریہ کی معروف حدیث جس میں وہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں موعظہ کیا نصیحت کی یہاں تک کہ ہمارے دل نرم ہوئے اور ہماری آنکھیں تر ہوئیں تو ہم نے یہ عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یوں لگتا ہے کہ الوداعی موعظہ ہے الوداعی نصیحت ہے آپ ہمیں کوئی وصیت کیجیے، تو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام فرماتے ہیں:

"أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللهِ عزّوجلّ، وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ تَأَمَّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا" (جو تم میں سے زیادہ عرصہ رہے گا یعنی کی لمبی عمر ہو گی، تم میں سے وہ ضرور اختلاف کثیر امت میں دیکھے گا)، کیا کرے؟ "فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي" (میری سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھنا) "وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ مِنْ بَعْدِي" (اور خلفاء الراشدین مہدیین

کی سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھنا) "عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ "((کتنا مضبوط؟) اپنے نوکیلے دانتوں سے مضبوطی سے تھامے رکھنا) "وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ"(اور میں تمہیں خبردار کرتا ہوں محدثات اُمور سے بدعتوں سے)"فَإِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ"(کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے)۔(اسے ابوداود اور ترمذی نے روایت کیا ہے صحیح حدیث ہے)۔

اور اس حدیث میں ہم دیکھتے ہیں شاہد کیا ہے؟"فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي":اگر اختلاف کثیر ہو جائے تو اس کا حل سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اور خلفائے راشدین کا فہم خلفائے راشدین کی سنت ہے کہ انہوں نے کیسے قرآن اور حدیث کو سمجھا ہے، اور سنت سے مراد یہاں پر "الاسلام" پورا اسلام ہے۔

جیسا کہ امام بربہاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:"الإسلام هو السنة والسنة هي الإسلام": جس میں قرآن مجید بھی شامل ہے اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی شامل ہے اور آثار سلف بھی شامل ہے۔

الغرض، سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بڑی پیاری بات ہے نوٹ کریں ذرا:

"لست تاركا شيئا"(میں کبھی کوئی ایسی چیز نہیں چھوڑوں گا) "كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعمل به"(جس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمل کرتے تھے(میں ہرگز نہیں چھوڑوں گا)) "إلّا عملت به"(اِلّا کہ میں اُس پر عمل ضرور کروں گا)"وإني لأخشى" (اور مجھے یہ ڈر لگتا ہے)"إن تركت شيئاً من أمره"(اگر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُمر سے کوئی چیز چھوڑ دوں)"أن أزيغ"(کہ میں راہ راست سے ہٹ جاؤں)۔

(سبحان اللہ)؛"صديق هذه الأمة" دنیا کے اولیاؤں کے سرداروں کے بھی سردار ہیں اُنہیں ڈر لگا رہتا ہے کہ کہیں میں نے اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک عمل کو چھوڑا جو سنت ہے یا کسی ایک حدیث کو چھوڑ دیا تو کہیں میں زیغ میں نہ پڑ جاؤں راہ راست سے نہ ہٹ جاؤں۔

امام ابن بطۃ رحمۃ اللہ علیہ اس قول پر بڑا پیارا تبصرہ فرماتے ہیں ذرا غور سے سنیں،**الإبانة** میں جلد نمبر 1، صفحہ نمبر 246 میں امام ابن بطۃ رحمۃ اللہ علیہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اس فرمان کے تعلق سے فرماتے ہیں:

"هذا يا إخواني الصديق الأكبر"(اے میرے بھائیو! یہ صدیق اکبر کا حال ہے) کیا حال ہے؟"يتخوف على نفسه من الزيغ"(وہ زیغ سے ڈرتے ہیں)"إن هو خالف شيئا من أمر نبيه صلى الله عليه وسلم"(کہ اگر وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی ایک اُمر ایک حکم ایک حدیث یا ایک فیصلے کی مخالفت کر لیں) "فماذا عسى أن يكون من زمان أضحى أهله يستهزئون بنبيهم وبأوامره"(ہم اُس زمانے کی بات کیا کریں جس زمانے میں ایسے لوگ موجود ہیں جو اپنے نبی علیہ الصلاۃ والسلام اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکام کا مذاق اڑاتے ہیں)"ويتباهون بمخالفته ويسخرون بسنته"(اور وہ مباہات کرتے ہیں لوگوں کو دکھاتے ہیں خوش ہو کر سینہ تان کر جو مخالفت وہ کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور سنت کا مذاق اڑاتے ہیں)"نسأل الله عصمة من الزلل"(ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر زلل اور زیغ سے اور پاؤں پھسلنے سے محفوظ فرمائے)"ونجاة من سوء العمل"(اور ہر بُرے عمل سے اللہ تعالیٰ ہمیں نجات عطا فرمائے)۔

شیخ صاحب اُس طرف اشارہ کررہے ہیں کہ جب اہل بدعت آئے وہ یا جھوٹی روایت لے کر آئے ہیں یا صحیح روایت کو چھوڑ دیا ہے۔

بدعت دو چیزوں پر قائم ہوتی ہے:

(۱) یا صحیح صریح حدیث کو چھوڑ دینا۔ (۲) یا ضعیف یا من گھڑت حدیث کو لے کر آنا۔

تو نصوص کو جب آپ چھوڑ دیتے ہیں اور نئی چیز لے کر آتے ہیں یہ انحراف ہے، اہل بدعت کو آج بھی دیکھ لیں آپ مخالفین کو جو اندھی تقلید کرنے والے لوگ ہیں جو اہل بدعت ہیں آپ نصوص سامنے رکھتے ہیں وہ اپنے اماموں کے وہ قول لے کر آتے ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث سے ٹکراتے ہیں اور پھر جب دلیل پیش کی جاتی ہے تو حدیث کو ٹکرا دیا جاتا ہے امام کے قول سے (سبحان اللہ)؛ ہوتا ہے کہ نہیں ہوتا؟! اور جب مزید دلائل پیش کیے جاتے ہیں تو احادیث کا مذاق اُڑایا جاتا ہے! بعض لوگ یہاں تک پہنچ جاتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ رحمۃاللہ علیہ اور امام بخاری کا آپس میں پھر موازنہ کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

امام بخاری کا کیا قصور ہے؟! حدیث جمع کرنا ہے انہوں نے اپنی طرف سے کیا لکھا ہے کیا کہا ہے؟! احادیث جمع کی ہیں بیان کیا ہے اور ہم نے وہاں سے حدیث پڑھ کر سنادی ہے۔ آپ کی فقہ کہتی ہے کہ ہمارے امام کی فقہ ہے اگر اُس میں آپ تعصب سے کام لیں گے ہٹ دھرمی سے کام لیں گے تو پھر آپ پتہ ہے کیا کر رہے ہیں؟ حقیقتاً کیا ہے؟ آپ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت بھی کر رہے ہیں اور جان بوجھ کر چھوڑ بھی رہے ہیں! کتنی شدید وعید ہے کہ صدیق اکبر زیغ سے ڈرتے ہیں کیا ہمیں ڈر نہیں لگتا؟! (سبحان اللہ)۔

امام عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" **لا رأيَ لأحدٍ** "(کسی کی رائے نہیں چلتی)؛ کہاں؟" **مع سُنةٍ سنّها رسول الله صلى الله عليه وسلم** "(آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُس سنت کے ساتھ جسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسنون فرمایا ہو (قول ہو یا **فعل** ہو جب سنت ثابت ہو گئی اب کسی کی رائے عقل کوئی کام نہیں آئے گی سنت کے سامنے))۔ (اور اسے امام ابن القیم نے **أعلام الموقعین** میں جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 282 میں بیان فرمایا ہے)۔

" **عن أبي قلابة رحمه قال: إذا حدثت الرجل بالسنة** "(اگر تم کسی شخص کو سنت سے دلیل پیش کرو)" **فقال** "(اور وہ یوں کہے)" **دعنا من هذا** "(اسے چھوڑو)" **وهات كتاب الله** "(اور قرآن مجید کو لے کر آؤ (یعنی حدیث کو چھوڑو سنت کو چھوڑو اور قرآن مجید کو لے کر آؤ))،

امام اَبی قلابۃ فرماتے ہیں:" **فاعلم أنه ضال** "(یہ خوب جان لو کہ یہ گمراہ ہے)۔ (**طبقات ابن سعد** میں جلد نمبر 7 میں صفحہ نمبر 184 میں اسے بیان کیا ہے)۔

امام ذہبی رحمۃاللہ علیہ بڑی پیاری تعلیق فرماتے ہیں اس قول کی؛ اَبی قلابۃ جو ہیں یہ سیدنا عبداللہ ابن عباس کے شاگردوں میں سے ہیں معروف تابعی ہیں اُن کا یہ قول ہے امام ذہبی رحمۃاللہ علیہ **سیر أعلام النبلاء** میں بڑا پیارا ذرا تبصرہ سنیں اسے نوٹ کریں بڑا پیارا ہے، فرماتے ہیں:

" **وإذا رأيت المتكلم المبتدع** "(امام ذہبی فرماتے ہیں کہ جب تم بدعتی یعنی اہل الکلام والوں میں سے کسی کو دیکھو)" **يقول** "(یہ کہتے ہوئے)" **دعنا من الكتاب والأحاديث الآحاد** "(قرآن مجید کو چھوڑو حدیث آحاد کو بھی چھوڑو)" **وهات العقل** "(اور عقل کو لے کر آؤ عقل پر بات کرتے ہیں)" **فاعلم أنه أبو جهل** "(تو یہ خوب جان لو کہ یہ ابو جہل ہے)" **وإذا رأيت السالك التوحيدي** "(اور اگر تم دیکھو (السالک وہ صوفی ہوتے ہیں جو اپنے سلوک اور اپنے طریقے ایجاد کرتے ہیں، توحید یعنی وحدت الوجود والے)" **يقول: دعنا من النقل ومن**

العقل "(السالک التوحیدی کہتا ہے کہ اپنی نقل کو بھی چھوڑو عقل کو بھی چھوڑو (یہ دو قدم آگے بڑھ گئے ہیں !))"وهات الذوق والوجد"(اور ذوق اور وجد لے کر آؤ اس پر بات کرتے ہیں یہ ثبوت ہے میرے پاس)"فاعلم أنه إبليس "(تو یہ خوب جان لو کہ یہ ابلیس ہے)"قد ظهر بصورة بشر "(اور یہ بشر کی صورت میں آیا ہوا ہے)"أو قد حل فيه "(یا اس کے اندر ابلیس داخل ہو چکا ہے)"فإن جبنت منه "(اور اگر تم بزدل ہو گئے ہو اور اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے ہو)"فأهرب "(تو پھر اس سے بھاگ جاؤ)"وإلَّا "(ورنہ اگر تم بزدل نہیں ہو (تو کیا کرنا ہے؟))"فاصرعه وابرك على صدره "(اُسے نیچے گراؤ اور اُس کے سینے پر بیٹھ جاؤ)"واقرأ عليه آية الكرسي واخنقه "(اور آیت الکرسی پڑھو اُس کے اوپر اور اُس کا گلا دبا دو)۔ (امام الذہبی سیر أعلام النبلاء جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 472 حوالہ بھی نوٹ کر لیں)۔

بڑی پیاری بات ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کسی صوفی کو پکڑ کر گلا دبا کر اوپر آیت الکرسی پڑھنا شروع کر دو، عقل سے کام لینا ذرا اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کسی کو پکڑ کر لڑائی شروع کر دو، مطلب یہ ہے کہ سلف کے اقوال کو کس طریقے سے اُن کے متبعین نے سمجھا ہے۔

أبي قلابة کہاں سیدنا عبداللہ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد اور ہمارے اسلاف میں سے ہیں سلف صالحین میں سے ہیں ان کی اس بات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہ جب اُن کے زمانے میں کسی نے کہا کہ سنت کو چھوڑ دو:"دعنا من هذا وهات كتاب الله": وہاں پر عقل کی بات نہیں کی وہاں پر صرف یہ کہا اُس زمانے میں کہ حدیث کو چھوڑ و قرآن مجید کو لے کر آؤ کیونکہ جو اہل بدعت ہیں وہ احادیث سے دلیل پیش نہیں کر سکتے قرآن کی تاویل تو وہ کر لیتے ہیں۔

اگر آپ جدا کرتے ہیں قرآن اور احادیث کو تو قرآن کی تاویل آسان ہو جاتی ہے کیونکہ حدیث جو ہے بہترین تفسیر ہے قرآن مجید کی قرآن مجید کی تفسیر کے بعد تو جب انہوں نے یہ فرمایا: "إذا حدثت الرجل بالسنة فقال: دعنا من هذا وهات كتاب الله فاعلم أنه ضال "وہ گمراہ ہے تو انہوں نے آگے کیا فرمایا ہے؟ کہ اگر متکلم بدعتی یہ کہے کہ قرآن کو بھی چھوڑو حدیث آحاد کو بھی چھوڑو اور عقل کو لے کر آؤ عقل پر بات کرتے ہیں یہ کون ہے؟ انہوں نے فرمایا:"فاعلم أنه ضال "۔

یہ کہتے ہیں:" فاعلم أنه أبو جهل "،اور اگر السالک التوحیدی کو دیکھو جو وحدت الوجود کا قائل ہے اور یہ کہے کہ نقل کو بھی چھوڑو قرآن اور سنت کو بھی چھوڑو اور عقل کو بھی چھوڑو (نہ نقل ہے نہ عقل ہے ان کی)"وهات الذوق والوجد ": کیا بچا ہے؟ ذوق اور وجد بچا ہے اسی پر ہم بات کرتے ہیں یہی ثبوت ہے ہمارے پاس،" فاعلم أنه إبليس "تو جان لو کہ یہ ابلیس ہے جو انسان کی صورت میں بیٹھا ہے تمہارے سامنے، یا انسان تو ہے لیکن اس کے اندر ابلیس داخل ہو چکا ہے اگر تم بزدل پڑ گئے ہو مقابلہ نہیں کر سکتے ہو تو اُس سے بھاگ جاؤ۔ کتنی پیاری بات ہے!

تمہارے پاس علم نہیں ہے تمہارے پاس بصیرت نہیں ہے تمہارے پاس سلفی منہج نہیں ہے تم اُس کا مقابلہ نہیں کر سکتے ہو، قرآن اور سنت کی روشنی میں منہج سلف کی روشنی میں آپ اُس کا مقابلہ نہیں کر سکتے ہو تو چھوڑ دو اُسے بھاگ جاؤ اُس سے:"فأهرب ": بھاگنے کا حکم ہے۔

اور اگر تمہارے پاس علم ہے تو پھر اس کا علمی جواب دو اُسے سمجھاؤ، یہاں پر یہ بات ہے:"وإلا فاصرعه وابرك على صدره ": سینے پر بیٹھ جاؤ "واقرأ عليه آية الكرسي واخنقه "۔

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"اصْبر نفسك على السُّنَّة"(سنت پر صبر کرتے رہو(اللہ اکبر، سنت پر صبر کیا جاتا ہے میرے بھائیو! سنت آسانی سے نہیں ملتی، صبر ہر مشکل چیز پر کیا جاتا ہے کہ نہیں آسان چیز پر کون صبر کرتا ہے؟! بدعتی بے صبرے ہوتے ہیں اس لیے بدعت ایجاد کر لیتے ہیں، صبر سنت پر کیا جاتا ہے "اصْبر نفسك على السُّنَّة"))"وقفْ حيثُ وقفَ القوم"(اور وہاں پر رُکو جہاں پر قوم یعنی صحابہ کرام رُکے سلف رُکے)"وقُلْ بما قالوا"(اور وہ قول جو انہوں نے کہا)"وكفّ عمَّا كفّوا عنه"(اور اس چیز سے رُکو جس چیز سے وہ رُکے اور اس چیز کو چھوڑو جس چیز کو وہ چھوڑ چکے)"واسْلك سبيل سلفك الصّالح"(اور پھر سلف صالحین کے راستے کو اپناؤ(لوگ کہتے ہیں کہ سلف کا لفظ کہاں سے آیا ہے یہ تو آج کے زمانے کا لفظ ہے، امام اوزاعی اُس زمانے میں فرما رہے ہیں سن لیں کہ "واسْلك سبيل سلفك الصّالح" اور سلف صالحین کے راستے کو اپناؤ)) "فإنَّهُ يسعك ما وسعهم"(تو تمہیں وہی کشادہ ہے جو اُن کے لیے کشادہ تھا(تمہیں وہی کافی ہے جو اُن کے لیے کافی تھا))۔

(**شرح أصول إعتقاد أهل السنة والجماعة** امام اللالکائی کی)۔

دوسرے اَثر میں امام اوزاعی فرماتے ہیں:

"عليك بآثار من سلف"(تمہارے اوپر لازم ہے کہ تم سے گزرے ہوئے لوگ جو سلف ہیں اُن کے اَثر کو لازم پکڑو)"وإن رفضك الناس"(اگر لوگ تمہیں دھتکار دیں)جب آپ آثار سلف کی بات کرتے ہیں تو بہت سارے لوگ آپ کی مخالفت کرنے پر آجاتے ہیں، منہج السلف ہے ہی ایسا مخالفین زیادہ ہیں تھوڑے سے لوگ ہیں جو الطائفۃ المنصورۃ ہیں))"وإياك وآراء الرجال"(اور میں تمہیں خبردار کرتا ہوں لوگوں کی رائے سے)"وإن زخرفوه لك بالقول"(اگرچہ وہ تمہیں خوبصورت انداز میں بیان کر دیں)۔

(اسے امام ذہبی نے **مختصر العلو** میں صفحہ نمبر 138 میں بیان کیا ہے)۔

امام شاطبیؒ رحمۃ اللہ علیہ **کتاب الاعتصام** میں فرماتے ہیں:

"وقد زل أقوام بسبب الإعراض عن الدليل والإعتماد على الرجال"(اور ایسے بہت سارے لوگ بہت ساری قومیں گمراہ ہوئیں (سبب کیا تھا؟) کہ انہوں نے دلیل سے اعراض کیا منہ موڑا اور لوگوں کی باتوں پر اعتماد کیا بھروسہ کیا)"فخرجوا بسبب ذلك على جادة الصحابة والتابعين"(اور اس طریقے سے وہ صحابہ اور تابعین کے راستے سے نکل گئے) اور وہ اپنے خواہشات نفس کی اتباع کرنے لگے) "واتبعوا أهواءهم"(اور وہ اپنی خواہشات نفس کی اتباع کرنے لگے)"بغير علم"(بغیر علم کے)" فضلّوا عن سواء السبيل"(اور راہ راست سے گمراہ ہوئے)۔

بلال بن سعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"ثلاث لا يقبل معهن عمل"(تین ایسی چیزیں ہیں جن کے ساتھ عمل قبول نہیں ہوتا)"الشرك ، والكفر ، والرأي"(شرک اور کفر اور رائے جو ہے ان کے ساتھ عمل قبول نہیں ہوتا)"قيل: وما الرأي ؟"(یہ پوچھا گیا کہ رائے کیا ہوتی ہے؟)"قال: يترك كتاب الله ، و سنة رسوله صلى الله عليه وسلم"(رائے سے مراد یہ ہے کہ کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑ دیا جائے)"ويعمل برأيه"(اور اپنی رائے پر عمل کرتا ہے)۔ (**حلية الأولياء وطبقات الأصفياء** میں اس کا ذکر کیا ہے)۔

امام ابن القیم رحمۃاللہ علیہ اللہ تعالیٰ کے اس پیارے ارشاد کے متعلق بڑی پیاری بات فرماتے ہیں آخر میں اس کا ذکر کردیتے ہیں، سورۃالحجرات آیت نمبر 2 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا﴾ (الحجرات:2)

(اے ایمان والو!)

﴿لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ﴾ (اپنی آوزیں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام کی آواز سے بلند مت کرو)۔

﴿وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ﴾ (اور نہ ہی بلند آواز میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے بات کرو)۔

﴿كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ﴾ (جیسا کہ ایک دوسرے سے تم جہراً میں بات کرتے ہو)۔

﴿أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ۞﴾ (یہ نہ ہو کہ تمہارے عمل اکارت کردیئے جائیں اور تمہیں اس کا شعور تک بھی نہ ہو)۔

یہ وعید سخت وعید الشیخان کے لیے ہے (سیدنا ابو بکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہم عن الصحابۃ أجمعین)، ایک وفد کے تعلق سے مشورہ کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا ابو بکر صدیق سے پوچھا کہ کس کو امیر بنانا ہے تو سیدنا ابو بکر صدیق نے کسی کا نام دیا سیدنا عمر نے کسی اور کا نام دیا، آپس میں ایک صحابی دوسرے سے کہتا ہے کہ آپ میری مخالفت چاہتے تھے دوسرا ساتھی کہتا ہے کہ نہیں آپ کی مخالفت نہیں چاہتا تھا میں؛ بس اتنی بات ہوئی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ہے کتنی اس میں وعید ہے سخت وعید ہے کہ اے ایمان والو! تم تو ایمان والے ہو اپنی آواز بلند مت کرو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جیسا کہ ایک دوسرے پر تم آوازیں بلند کرتے رہتے ہو یہ نہ ہو کہ تمہارے عمل اکارت ہو جائیں تمہیں شعور تک بھی نہ ہو۔

اس کے بعد سیدنا ابو بکر صدیق ہمیشہ سرگوشی میں بات کرتے تھے سیدنا عمر فاروق نے بھی بلند آواز میں بات کرنا ختم کردیا، (سبحان اللہ) عمل دیکھیں۔

امام ابن القیم رحمۃاللہ علیہ بڑی پیاری تعلیق فرماتے ہیں اس آیت کریمہ کے تعلق سے، فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ نے آگاہ کیا خبردار کیا مومنوں کو کہ ان کے اعمال اکارت نہ ہو جائیں جب انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے بلند آواز میں بات کی تھی جیسے ایک دوسرے سے بات کرتے ہیں اور یہ ردّت نہیں ہے (یعنی کوئی نعوذ باللہ کفر نہیں ہے) معصیت ہے جس سے عمل یعنی اکارت ہو سکتا ہے اور یہ عمل کرنے والا جو شخص ہے اُسے شعور بھی نہیں ہو گا کہ اس کا عمل اکارت ہو گیا ہے"۔

ابن القیم رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیں:

"تو اُس شخص کے بارے میں میں کیا کہوں جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان پر اور ہدایت پر اور طریقے پر کسی اور کے قول اور ہدایت اور طریقوں کو آگے کردیتا ہے: "أليس هذا قد حبط عمله وهو لا يشعر ؟!" تو کیا ایسے شخص کا عمل اکارت نہیں ہو گا یہاں تک کہ اسے شعور بھی نہ ہو"۔

یعنی جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کا رڈ کر دیتے ہیں اپنی رائے یا اپنے امام کے قول کے لیے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کو بھی چھوڑ دیتے ہیں راستے کو بھی چھوڑ دیتے ہیں آج دیکھ لیں جتنے بھی اہل بدعت ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راستے سے دور ہیں جدا ہیں کیا اُن کو ڈر نہیں ہے کہ اُن کے عمل اکارت ہو جائیں اس بد فعلی کی وجہ سے ؟!

یعنی کیا فرق ہے کہ کوئی شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے بیٹھ کر صرف بلند آواز میں بات کر رہا ہے یہ جرم زیادہ ہے یعنی انجانے میں نادانستہ طور پر بلند آواز ہو گئی اور الشیحان ہیں معروف ہیں عظیم صحابی ہیں اُن پر تو یہ وعید نازل ہوئی ہے اور جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کو جان بوجھ کر رڈ کرتا ہے حدیث کو رڈ کرتا ہے عقل کو کہتا ہے کہ عقل نہیں مانتی یا کشف ذوق اور وجد یا کوئی اور بہانہ لے کر آتا ہے یا امام کے قول کی پیروی کر لیتا ہے کیا یہ وعید میں شامل نہیں ہے ؟!

(کتنا پیارا استنباط ہے کتنا پیارا استدلال ہے امام ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ کا، **الوابل الصیب** صفحہ نمبر 24 میں امام صاحب نے اس کا ذکر کیا ہے)۔

وہ گروہ جس نے سب سے پہلے عقل کو حاکم اور فیصل بنایا معتزلہ تھے جنہوں نے یہاں تک کہہ دیا ذرا غور سے سنیں کہ عمرو بن عبید کے ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث سامنے پیش کر دی گئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے تو عمرو بن عبید معتزلی کہتا ہے:

"**لو سمعت الأعمش يقول هذا لكذبته**"(اگر میں محدث اُعمش کو یہ کہتے ہوئے سنتا تو میں اُسے جھٹلا دیتا) "**ولو سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول هذا لرددته**"(اور میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے براہ راست یہ سنتا تو میں اُس کو رڈ کر دیتا)"**ولو سمعت الله تعالى يقول هذا**"(اور اگر میں اللہ تعالیٰ کو یہ فرماتے ہوئے سنتا)"**لقلت له : ليس على هذا أخذت ميثاقنا !**"(اے اللہ تعالیٰ! آپ نے اس چیز میں ہم سے وعدہ نہیں لیا تھا! (ہماری عقل تو نہیں مانتی کیسے ہم اس کو مان لیں؟!))۔

کوئی عقل پرستی اس سے بڑھ کر کبھی سنی ہے آپ نے؟! یہ معتزلہ کے باپ تھے۔

(اور اس قول کو **میزان الاعتدال** میں امام ذہبی نے جلد نمبر 3 میں بیان کیا ہے)، واللہ اُعلم۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس 21. یہ منہج السلف میں سے نہیں ہے-پوائنٹ نمبر 20 سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio